مولانا رمضان یوسف سلفی کی یادیں

حکیم مولانا محمد صفدر عثمانی گوجرانوالہ

اللہ تعالیٰ کا قانون ہے کہ جو بھی اس دنیا فانی پر آیا ہے آخر اس نے جانا بھی ہے، جس طرح آنے والے کی خوشی فطرتی عمل ہے اسی طرح جانے والے کا غم بھی فطرتی عمل ہے اور یہ بات بھی اپنی جگہ اٹل حقیقت ہے کہ جس کی جو حیثیت اور قدر ہوتی ہے اسی کے مطابق اس کی خوشی اور غم ہوتا ہے، ایک عالم دین کا تعلق علم دین سے ہوتا ہے اور علم دین کا تعلق سارے عالم سے ہوتا ہے اس لیے عالم دین کی موت کو سارے عالم کی موت کہا جاتا ہے مولانا رمضان یوسف سلفیؒ کی موت کا غم اہل خانہ کو تو ہے ہی ان کے علم کی وجہ سے سارے عالم کو ان کی موت کا غم ہے۔

8 دسمبر 2016ء صبح 10 بجے موبائل دیکھا تو مولانا فاروق الرحمٰن یزدانی حفظہ اللہ کا فون پر میسج تھا کہ مولانا رمضان یوسف سلفی فوت ہوگئے ہیں فوراً انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا میری بیوی نے پوچھا کہ کیا ہوا ہے تو میں نے کہا کہ ایک اور عالم دین فوت ہوگئے ہیں وفات کا غم اپنی جگہ مجھے اس بات کا بھی غم ہوا کہ کاش یہ میسج پہلے دیکھا ہوتا تو جنازہ میں شریک ہوتا اور مرحوم کی زیارت بھی ہو جاتی مجھے یہ افسوس رہے گا کہ میں آج تک سلفی صاحب مرحوم کی زیارت نہ کر سکا میری ان سے پہلی بات ٹیلی فون پر مولانا فاروق الرحمٰن یزدانی حفظہ اللہ نے کرائی اور دوسری مرتبہ مولانا سلفیؒ نے خود فون پر آدھا گھنٹہ بات کی جب ہفت روزہ تنظیم اہل حدیث لاہور شمارہ نمبر 3 2016ء میں میرا مضمون سفر سیالکوٹ شائع ہوا تو سلفی مرحوم نے پہلے مولانا عبدالمنان سے بات کی کیونکہ سفر میں وہ میرے ساتھ تھے بعد میں مجھے فون کر کے کہا کہ بڑی جرات اور بے باقی کا مظاہرہ کیا ہے آپ نے حکیم مولانا محمود احمد ظفر کو صحیح جواب دیا ہے آئندہ وہ کسی آئے مہمان سے ان کے اکابر کے خلاف بات نہ کرے گا اصل میں حکیم مولانا محمود احمد ظفر حنفی دیوبندی ممیانی گروپ سے تعلق رکھتے ہیں ہم جب ان کے گھر گئے تو انہوں نے مولانا صادق سیالکوٹی رحمۃ اللہ

علیہ کے متعلق نازیبا الفاظ کہے جن کے جواب میں راقم الحروف نے بھی ان کو کھری کھری سنا دیں کہ ہم اپنے اکابر کے متعلق کوئی غلط بات برداشت نہیں کر سکتے خیر یہ تو ایک ضمناً بات تھی جو سلفی مرحوم کے فون کی وجہ سے بیان کردی ہے مولانا رمضان سلفیؒ وسیع المطالعہ اور باذوق علم دوست تھے استاد مولانا محمد اسحاق بھٹی مرحوم کا انداز تحریر تھا اور موضوع بھی شخصیات ہی پسندیدہ ہوتا مرحوم نے سینکڑوں مضامین اور درجنوں کتب پر تبصرے لکھے ہیں اور خوب لکھے ہیں شخصیات کا تعارف کرانا انکا بہت پسندیدہ موضوع تھا۔

جب میرا مضمون مولانا حسن محمد کاتب نوکھروی تنظیم اہل حدیث لاہور میں شائع ہوا تو فون کر کے فرمایا کہ بہت اچھا لکھا ہے

شخصیات پر لکھنے والے بہت کم لوگ ہیں آپ شخصیات پر ضرور لکھا کریں لکھنے والوں کو بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھتے اور یاد کرتے تھے مولانا عبدالحمید جامع مسجد اہل حدیث شیخوپورہ پر میں نے مضمون لکھا تو فون کر کے اچھے الفاظ میں حوصلہ افزائی فرمائی میں نے کہا کہا کہ اب میں مولانا حافظ عبدالرزاق سعیدیؒ اور مولانا خالد گرجاکھیؒ پر لکھ رہا ہوں تو یہ بات سنکر بہت خوش ہوئے اور کہا کہ میں نے بھی ایک مرتبہ کوشش کی تھی کہ مولانا خالدؒ پر لکھوں لاہوران کے بیٹے محمود سے بھی ملا کہ کوئی معلومات دیں لیکن وہ کوئی معلومات نہ دے سکے لہٰذا میرا پروگرام رہ گیا آپ ضرور لکھیں میں نے 10 صفحات کا مضمون حافظ عبدالرزاق سعیدی فاروق آباد رحمۃ اللہ علیہ پر لکھ کر مولانا فاروق الرحمٰن یزدانی صاحب کو بھیج دیا ہے کیونکہ وہ حضرت حافظ صاحب کے شاگرد بھی اور ان کے حالات پر کتاب مرتب کر رہے ہیں۔ اور مولانا خالدؒ کی سوانح حیات 160 صفحات پر چھپ گئی ہے یہ سلفی مرحوم کے فوت ہونے سے چند دن پہلے چھپی۔ مگر افسوس کہ ہمارے کتاب بھیجنے سے پہلے وہ فوت ہو گئے اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے اور ان کے اہل خانہ واحباب دوست حضرات خصوصاً جماعت غربا جس کے وہ اہم رکن تھے کو صبر جمیل عطاء فرمائے اور جماعت کو ان کا نعم البدل عطا فرمائے۔ آمین۔

ایک یادگار فون

مولانا سلفی مرحوم نے فاتح قادیان مناظر اسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ پر کتاب لکھی اور مولانا عبدالحنان جانباز سیالکوٹ کو برائے اشاعت بذریعہ ڈاک ارسال

فرمائی اتفاق سے میں اس وقت مولانا عبدالحنان جانباز صاحب سیالکوٹ کے پاس بیٹھا تھا۔

میں نے وہ مسودہ دیکھا اور مولانا رمضان سلفیؒ کو فون کیا کہ آپ کا ارسال کردہ مسودہ مجھے مل گیا ہے یہ میرے ہاتھ میں ہے مولانا فرمانے لگے کہ یہ مسودہ تو میں نے سیالکوٹ بھیجا تھا آپ کو کیسے مل گیا ہے میں نے کہا کہ دیکھ لو اللہ کی قدرت ہے نا جس نے یہ مسودہ میرے ہاتھ میں دیدیا ہے از راہ مزاح چند منٹ بات ہوئی تو میں نے فون مولانا عبدالحنان صاحب کو دیدیا انہوں نے کہا کہ مولانا آپ پریشان نہ ہوں عثمانی صاحب میرے پاس سیالکوٹ آئے ہوئے ہیں مسودہ گوجرانوالہ نہیں سیالکوٹ میں ہی پہنچا ہے تو مولانا بہت کھل کھلا کر ہنسے اور فرمانے لگے کہ آپ نے تو میرے ساتھ خوب مناظرہ کیا ہے میں تو پریشان ہوگیا ہوں کہ میں نے مسودہ سیالکوٹ بھیجا ہے گوجرانوالہ میں کیسے چلا گیا ہے یہ پتہ نہیں کہ تم یہاں سیالکوٹ میں آئے ہوئے ہو۔ اس طرح یہ مزاح نہایت خوش دلی سے قبول فرمایا اور اس فون کو یادگار مزاح قرار دیا۔ مولانا عبدالحنان نے کہا کہ شیخ مناظر ہیں اس لیے مناظرانہ گفتگو فرمائی ہے۔

وعدہ وفا کی مہلت نہ ملی

مولانا عبدالرشید عراقی سوہدرہ وزیر آباد اور مولانا ماسٹر ابو عمر عبدالعزیز سوہدروی میرے پاس لائبریری میں بیٹھے چائے پی رہے تھے کہ میں نے فون کیا کہ عراقی صاحب اور ماسٹر صاحب میرے پاس بیٹھے ہیں بات کریں چنانچہ فون پر تینوں حضرات نے خوب گفتگو فرمائی اور مولانا فرمانے لگے کہ آپ نے خوب علمی مجلس قائم کر رکھی ہے۔ کاش کہ میں بھی اس مجلس میں ہوتا میں نے دعوت دی کہ کبھی ہمارے ہاں بھی تشریف لائیں یہاں علمی مجالس قائم رہتی ہیں تو فرمانے لگے کہ میں ملازم آدمی ہوں اب ہمارا سیزن ہے سکول کی کتب فروخت کے یہ چند دن ہیں کبھی مہلت ملی تو ضرور حاضر ہوں گا میں نے پوچھا کہ کیا میری اور آپ کی بالمشافہ ملاقات ہوئی ہے تو فرمانے لگے کہ میں آپ کو جانتا ہوں آپ کی بعض کتب بھی پڑھی ہیں میں حاضر ہو کر آپ کی دیگر کتب بھی حاصل کروں گا اور اپنی کتب بھی پیش کروں گا ہم انتظار ہی کرتے رہے مگر انہیں موت نے وعدہ وفا کی مہلت نہ دی اور ہم ان کی زیارت سے محروم رہے اب اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہماری جنت الفردوس میں ملاقات کرا دے آمین یا رب العالمین